میں تبدیلی لائیے۔

ایکشن پلان: تجاویز

۱۔ **صبح و شام، پلاننگ و احتساب:** صبح و شام چند لمحات نکالیے جس میں اپنی زندگی کے بارے میں سوچیے اور اپنی نیت کا جائزہ لیجیے۔ منہاج القاصدین میں علامہ ابن جوزیؒ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت شبلیؒ ابو الحسین نوریؒ کے پاس گئے۔ وہ بالکل ساکن بیٹھے تھے۔ شبلیؒ نے ان سے پوچھا: "آپ نے یہ مراقبہ اور سکون کس سے سیکھا ہے؟" کہا "اپنی بلی سے سیکھا ہے۔ جب وہ شکار کا ارادہ کرتی تو اپنے آپ کو اس طرح ساکن کرلیتی کہ اس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرتا"۔ بس صبح و شام میں چند لمحات نکال کر ذہنی و جسمانی طور پر اپنے آپ کو مرکوز کرلیجیے۔ اس قسم کا جائزہ یقیناً مفید ہوگا۔ اپنے تساہل کو آہستہ آہستہ ختم کیجیے۔

۲۔ **واضح مقصد اور حصوں میں تقسیم:** جو بھی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ واضح ہو مگر اس کے مختلف چھوٹے چھوٹے حصے کرلیں۔ جیسے چھٹی کے دن کے لیے آپ نے طے کیا کہ میز اور الماریوں کی صفائی کرنی ہے۔ یہ کام دوپہر کے کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ختم ہونا ہے۔ تو پہلے آپ اندازہ کرلیجیے کہ کتنا کام ہے، میز اور الماریاں دونوں الگ الگ نوعیت کے کام ہیں۔ اندازہ لگا لیجیے کہ کتنے گھنٹے درکار ہیں۔ پھر میز کے کاغذات کی کیسے تقسیم کرنی ہے۔ فرض کیجیے چار مختلف حصوں میں۔ اس کے بعد صفائی کرنی ہے، جراثیم کش دوا چھڑکنی ہے اور کاغذات کو متعلقہ فائلوں میں لگانا ہے۔ اسی انداز سے الماریوں کی صفائی ہے۔ پہلے تو اس کی ترتیب ذہن میں رکھ لیجیے۔ اس کے بعد کپڑوں کی ترتیب نو اور فاضل اور پرانے کپڑوں کو نکالنے کے بارے سوچ لیجیے۔ پھر کام کی تقسیم ــــ الماری سے سامان نکالنا، گرد صاف کرنا، دوائیں چھڑکنا، کپڑے الگ الگ کرنا اور ترتیب سے رکھنا۔ ان دونوں کاموں میں گھر کے افراد اور بچوں سے بھرپور تعاون بھی آپ حاصل کرسکتے ہیں۔

۳۔ **توازن، تواتر و تسلسل:** جو کام بھی کریں، اس میں توازن، تواتر اور تسلسل ضرور برقرار رکھیں۔ کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مطمئن مت ہو جائیے ورنہ کچھوا اپنے عمل مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔

۴۔ **حقیقت پسندی:** اپنے حالات میں حقیقت پسند بنیے۔ احساس کامیابی ضرور رکھیے اور کامیابی کے تصور کو بھی واضح رکھیے۔ دنیا زیادہ جمع کرنے کی نہ تو فکر کیجیے اور نہ ہی کوشش۔ حسب ضرورت اگر مل جاتا ہے اور اس میں مستقبل کی کفالت کے لیے بچت ہو جاتی ہے تو بہتر ہے۔ دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر افراد کو دیکھیے۔ دین، علم اور فہم کے معاملے میں اپنے سے بہتر افراد کو دیکھیے۔ دنیا کے لالچ کو کم کیجیے۔ اپنے اوپر امانتوں اور ذمے داریوں کے بوجھ کو مت بڑھائیے۔ واقعات معراج النبیؐ میں ہے کہ آپؐ

نے ایک شخص کو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور جب وہ نہیں اٹھتا تو اس میں کچھ اور لکڑیاں بڑھا لیتا ہے۔ پوچھا: یہ کون احمق ہے؟" کہا گیا: "یہ وہ شخص ہے جس پر امانتوں اور ذمے داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اٹھا نہ سکتا تھا مگر یہ ان کو کم کرنے کے بجائے اور زیادہ ذمہ داریوں کا بار اپنے اوپر لادے چلا جاتا تھا"۔ مشہور ماہر انتظامیات' پیٹر ڈرکر کی تجویز ہے کہ اپنے کاموں اور معاملات کی فہرست کم کیجیے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لوگ اپنی انا کی غیر ضروری تسکین کے لیے اپنی ہمت اور قوت سے زیادہ بوجھ اٹھا لیتے ہیں اور ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سورہ بقرہ کی آخری آیت میں اپنے اوپر پہلی امتوں کی طرح بوجھ نہ ڈالنے کی دعا کی گئی ہے۔

۵۔ **ادھورے کام اور ترجیحات:** اپنے غیر مکمل کاموں اور ارادوں کی فہرست تیار کیجیے اور پھر ترجیحات متعین کیجیے' کرنے کے کام اور نہ کرنے کے کام۔ خود فیصلہ کر لیجیے کہ یہ اور یہ کام نہیں کرنا ہیں' اپنے ذہن' یادداشت اور اعصاب پر بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

۶۔ **ڈیڈ لائن:** ہر کام کے لیے مدت کی حدود معین کیجیے۔ وہ کام پایہ تکمیل تک پہنچنا بہت ہی مشکل ہے جس کے لیے آپ نے ٹارگٹ اور ڈیڈ لائن مقرر نہیں کی۔ کام کی ضرورت کے لحاظ سے دیکھیے کہ کتنا وقت درکار ہے۔ آپ یقین کیجیے کہ جو کام اور تحریر ہم امتحان کے تین گھنٹے میں کر لیتے ہیں عام دنوں میں تین دنوں میں بھی نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لیے ٹارگٹ اور حدود متعین کی ہوئی ہوتی ہیں اور اپنی حدود اور دباؤ کے باعث اتنا زیادہ کام ہو جاتا ہے۔

۷۔ **وقفے اور انتظار کے لمحات:** چھوٹے چھوٹے اوقات کو استعمال کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہمارے ایک دوست کھانے کی تیاری کے انتظار کے وقت میں اخبارات کے لیے مضامین تحریر کر لیتے تھے۔ ایک اور دوست جو عموماً مشرق وسطی اور مشرق بعید کے بڑے بڑے شہروں کے درمیان سفر کرتے رہتے ہیں' اپنے دوستوں سے رابطہ' لاؤنج کے انتظار کے وقت میں کر لیتے ہیں اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں جو دوران پرواز ہی اپنی اسلام آباد کی میٹنگوں کی روداد ڈکٹافون میں ریکارڈ کر لیتے ہیں اور بعد میں ان کی سیکرٹری تحریر کر لیتی ہیں۔ ایک اور دوست ہیں جو دفتر اور گھر کے آمدورفت کے اوقات میں دفتر کے کام' اہم ریویو وغیرہ کر لیتے ہیں۔ ایک اور دوست نے ایک اہم امتحان اپنے گھر اور دفتر کے درمیان روزانہ کے معمول کے سفر کے وقت میں تیاری کر کے پاس کیا۔

۸۔ **بہترین اوقات و یکسوئی:** اپنے بہترین اوقات کا جائزہ لیجیے۔ جن اوقات میں آپ بہت مستعدی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں بس ان اوقات میں انتہائی اہم کام کیجیے۔ یہ اوقات بعض حضرات کے لیے صبح کے ابتدائی چار گھنٹے ہوتے ہیں اور بعض کے دیگر۔ اس کے علاوہ اپنے کاموں کی فہرست میں ترتیب کو بدل

بدل کر کرنے کی کوشش کیجیے اور جس ترتیب میں آپ زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کر سکیں' اس پر کاربند رہیں۔ "یکسوئی" کے تصور کو سمجھیے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔ صبح کے اوقات کو مت ضائع کیجیے۔ فجر کی نماز باجماعت پڑھیے اور اس کے بعد وقت کو بہتر طور پر استعمال کیجیے۔

۹۔ **فرصت تو مرنے کے بعد ہی مل سکتی ہے:** آپ کبھی بھی اچھے حالات کی توقع میں کام کو ملتوی مت کیجیے۔ اپنے فرائض کو کبھی بھی ملتوی مت کیجیے۔ اپنے عزائم بلند رکھیے۔ ناکامی اور اندھیرے سے مت گھبرائیں۔ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔ بقول فرانسس بیکن: "میں نے دنیا کے عظیم انسانوں کو جھونپڑوں سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے"۔ ناکامی سے مایوس مت ہوں۔ تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی ہی سے کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔

۱۰۔ **ہاں میں کوشش کروں گا:** مشکل کاموں سے جی مت چرایئے اور انھیں ایک طرف مت رکھیے۔ چیلنج کا مقابلہ کرنا سیکھیے۔ ناممکن کو ممکن بنانے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔ رابندر ناتھ ٹیگور کا مقولہ ہے: "ڈوبتے ہوئے سورج نے پوچھا: ہے کوئی جو میری جگہ لے۔ ٹمٹماتے ہوئے دیے نے کہا: ہاں میں کوشش کروں گا"۔ کوشش ہماری متاع ہے۔ انسان پر حسن نیت کے ساتھ کوشش ہی فرض ہے۔ کسان بیج ڈال کر زمین کی دیکھ بھال کی کوشش ہی کرتا ہے۔ باران اور تپش کا انتظام تو انسانی وسائل سے ماورا ہے۔ ایک بس کے پیچھے تحریر تھا: "محنت تیری جاگیر ہے"۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن کے پاس زمین اور جائدادیں نہ ہوں ان کی جاگیر تو محنت ہی ہے۔

۱۱۔ **روزانہ کا ٹارگٹ:** اپنی شخصیت کا معمول بنا لیجیے کہ روزانہ تین اہم کام کرنے ہیں' بلکہ روزانہ کی فہرست میں ترجیحات کے تحت تین اہم کاموں کو پہلی ترجیح دیجیے۔ پھر روزانہ ایک نیکی تو ضرور کیجیے' کسی نہ کسی انسان کے کام آ جایئے۔ کسی کا دل خوش کر دیجیے۔

۱۲۔ **کام کا انتخاب:** عمومی کاموں میں اپنے آپ کو زیادہ مت تھکائیں۔ قوتیں اور صلاحیتیں زیادہ اہم کاموں کے لیے بھی استعمال ہونی چاہییں۔

۱۳۔ **موقع کا انتخاب:** اپنی زندگی میں ایسے اوقات کی تلاش کیجیے جن میں آسانی ہو' راستے میں بھیڑ کم ہو' سگنل سرخ نہ ہوں' ٹریفک میں اوور ٹیکنگ کم ہو' اور منزل آسانی سے حاصل ہو جائے۔ کوشش کیجیے اور اللہ سے دعا بھی کیجیے کہ آیندہ آنے والے معاملات اور مراحل خوش گوار ہوں اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں۔ گھر اور دفتر کے لوگ' راستے اور سڑکیں سب آپ کے لیے معاون ہوں۔ گھر اور دفتر کے در و دیوار ہمارے لیے باعث سکون ہوں۔ ہمارے گھر کی تازہ روٹی غریبوں کو جائے اور سوکھی روٹی بھیڑ بکریوں اور دریا و سمندر کی مچھلیوں کو' تاکہ یہ سب ہمارے لیے دعا کریں۔

۱۴۔ **امور کی تفویض:** ہم اپنے فریضے سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم اپنے دفتر کے ساتھیوں

اور ماتحت افراد کو تیار نہ کرلیں۔ اپنی شخصیت میں جرات پیدا کیجیے۔ دوسروں کو کام تفویض کیجیے اور انھیں سکھایئے مگر کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیے۔ دفتر میں اور کاروبار میں جن جن لوگوں میں سستی و کاہلی ہو' اسے دور کرنے کی کوشش کیجیے بہتر طریقے سے' حفظ مراتب اور عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس معاملے میں گفتگو کیجیے۔ اپنی شخصیت میں افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

۱۵- **حقوق نفس:** اپنی تفریح کے اوقات کو پہچانیے اور ان اوقات میں تفریح ضرور کیجیے' ملتوی نہ کرتے رہیے اپنے آپ کو تازہ دم ضرور کیجیے۔ کولھو کے بیل مت بنیے۔ شخصیت میں ہمہ جہتی توازن پیدا کرنے کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں' ان پر عمل کیجیے۔

۱۶- **اپنی آخرت کی فکر:** دوسروں کی دنیا بنانے کے لیے اپنی آخرت مت تباہ کیجیے۔ دوسروں کے معاملات میں اتنے بھی مت جایئے کہ اپنے آپ کو فراموش کر دیں۔

۱۷- **تکمیل پر خوشی کا اظہار:** جب آپ کوئی اہم کام کرلیں تو خوشی منایئے۔ دفتر میں ایسے مواقع پر تقریبات کا اہتمام کیجیے۔ ایسے موقع پر مٹھائی بھی تقسیم کریں۔ جب گھر کی صفائی یا کوئی اہم کام کرلیں تو اہل خانہ کو بھی اپنی خوشی میں شریک کیجیے۔

۱۸- **ابھی ورنہ پھر کبھی نہیں:** تساہل کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ "ابھی ورنہ پھر کبھی نہیں" کے اصول پر عمل کریں۔

۱۹- **استغفار:** اپنے اب تک کے معاملات میں استغفار کرنا چاہیے۔ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔ معاملے اور حالات کی سازگاری کی دعا کرنی چاہیے۔ ہمارے دین میں نمازوں کے اوقات' ترتیب' ذمے داریوں کا احساس اور نماز تہجد وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے باعث تساہل کی گنجایش ہی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ خوف خدا' تقویٰ' احتساب' انسان کو تساہل سے بچاتے ہیں اور انسان کی حفاظت ہوتی رہتی ہے اور مدد جاری رہتی ہے۔

۲۰- **جنازے میں شرکت:** جنازوں میں شرکت کیجیے اور احساس رکھیے کہ کل آپ بھی اسی طرح لوگوں کے کندھوں پر ہوں گے۔ زیارت قبور کا اہتمام کیجیے اور مٹی کے پتلے کے مٹی بننے کے بارے میں سوچیے۔ یہ دونوں چیزیں آپ میں ترجیحات کا احساس پیدا کریں گی۔ جب آپ آج کے دن کو زندگی کا آخری دن محسوس کرنے لگیں گے تو آپ کی قوت عمل تیز ہو جائے گی اور آپ زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی ذمے داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ لیکن اس معاملے میں اپنی صحت اور توانائی کا خیال رکھیے۔

۲۱- **دعائیں:** اپنے لیے صبح و شام میں چند لمحے' دعاؤں کے لیے مخصوص کرلیں' چند مسنون دعائیں یاد کر لیں اور ان کا اہتمام کریں:

○ اے اللہ' میں غم و فکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بے چارگی اور کاہلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قرض کے غلبے اور لوگوں کے تسلط سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

○ اے اللہ! میرے رزق میں برکت دے۔

○ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھے فتح عنایت فرما اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے۔ میرے لیے تدبیر فرما' اور میرے خلاف کسی کی تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت فرما اور میرے لیے راہ راست پر چلنا آسان کر دے۔ اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ یااللہ مجھے اپنا شکر گزار بنا' اپنا ذکر کرنے والا بنا' اپنے سے ڈرنے والا بنا' اپنا فرمانبردار بنا' اپنی طرف عاجزی کرنے والا' زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے پروردگار' میری توبہ قبول کر لے' میرے گناہوں کو دھو ڈال' میری دعا قبول فرما' میری دلیل اور حجت کو ثبات بخش' میری زبان کو سچا بنا اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کی سیاہی نکال دے۔ (الحزب الاعظم)

○ اے اللہ' میں تجھ سے طلب کرتا ہوں آج کے دن کی خیر (و خوبی)' اور جو آج کے دن میں (پیش آنے والا) ہے اس کی خیر (و خوبی)' اور جو آج کے بعد (پیش آنے والا) ہے اس کی خیر (و خوبی) اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آج کے دن کے شر سے اور جو آج کے دن میں (پیش آنے والا) ہے' اس کے شر سے اور جو آج کے بعد (پیش آنے والا) ہے اس کے شر سے۔

○ اے اللہ' اگر تو جانتا ہے کہ مجھ سے سرزد ہونے والی میری تمام حرکات و سکنات (چلنا پھرنا' اٹھنا بیٹھنا' آنا جانا) آج کے دن میں میرے حق میں بہتر ہیں تو' تو ان کو میرے لیے مقدر کر دے اور ان کو میرے لیے آسان کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے حق میں شر اور ضرر رساں ہیں تو ان کو مجھ سے دور رکھ اور مجھے ان سے دور رکھ۔

۲۲۔ **ھشیار بنیے' دور اندیش بنیے:** ایک صحابیؓ نے عرض کیا: "اے پیغمبرؐ بتلایئے کہ آدمیوں میں کون زیادہ ہشیار اور دور اندیش ہے"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "وہ جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لیے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں وہی دانش مند اور ہشیار ہیں۔ انھوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی"۔ (معجم الصغیر' طبرانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ڈرتا ہے وہ شروع رات میں چل دیتا ہے اور جو شروع رات میں چل دیتا ہے' وہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھو اللہ کا سودا سستا نہیں' بہت مہنگا اور قیمتی ہے۔ یاد رکھو اللہ کا وہ سودا جنت ہے"۔ (ترمذی)

پہلی اور دوسری قسط کا کتابچہ **سستی و کاہلی: اسباب و علاج** کے عنوان سے دستیاب ہے۔ ۱۵۰ روپے سیکڑہ۔ منشورات' منصورہ' لاہور

حضرت حسنؓ بن علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد رکھا ہے:
جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرتی ہو۔ اس لیے کہ سچائی دل میں اطمینان پیدا کرتی ہے اور جھوٹ دل میں کھٹک پیدا کرتا ہے (ترمذی)

آپ کی پیاری بیٹی

اس کی دینی و اخلاقی تربیت ہمارا فریضہ ہے۔

اس کی تعلیم اور تفریح طبع ہمارا فرض ہے۔

بچیوں کا واحد معیاری اور اصلاحی مجلہ

سہیلی میگزین

قیمت فی شمارہ ۔ 6 روپے۔

☆ سیرت صحابیات ☆ آداب زندگی ☆ جہاد کشمیر
☆ سبق آموز اور اصلاحی کہانیاں اور نظمیں
☆ رنگ حنا ☆ کھانا پکانا ☆ معلومات کی دنیا
☆ سائنس کارنر ☆ مزاح اور بے شمار سلسلے

سالانہ خریداری ۔ 60 روپے۔ دو سالہ ۔ 100 روپے، پانچ سالہ ۔ 200

سہیلی میگزین 88-P، سکیم نمبر 1/212، ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد
فون۔ 645429

قانون سازی کے قرآنی اصول

ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

(تیسری اور آخری قسط)

۶۔ اگر میاں بیوی میں باہمی اختلافات رونما ہو جائیں تو انھیں خوش اسلوبی سے طے کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور اس امر کی اجازت نہیں دی گئی کہ ایک دوسرے پر بے سروپا الزامات عائد کیے جائیں یا کسی فریق کو ناجائز تنگ کیا جائے۔

ارشاد ربانی ہے: "جن عورتوں کے بارے میں تمھیں معلوم ہو کہ سرکشی اور بدخوئی کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو زبانی سمجھاؤ اگر نہ سمجھیں تو پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو۔ اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو ہلکی بدنی سزا دو اور اگر فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ نہ ڈھونڈو۔ بے شک اللہ سب سے اعلیٰ اور جلیل القدر ہے۔ اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔ اگر وہ صلح کرا دینی چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا (النساء ۴: ۳۴-۳۵)۔

"اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کر لیں اور صلح خوب چیز ہے اور طبیعتیں تو بخل اور لالچ کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر تم حسن سلوک کرو اور بخل اور لالچ سے بچو تو اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں سے باخبر ہے" (النساء ۴: ۱۲۸)۔

۷۔ نیکو کار مردوں اور عورتوں کے باہمی رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور بتایا ہے کہ اچھے، اچھوں سے اور برے، بروں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے ہیں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے (النور ۲۴: ۲۶)۔

۸۔ معاشرے میں پاکیزہ ماحول پیدا کرنے کے لیے بے حیائی کی اشاعت اور فحاشی کے پرچار کو انتہائی قابل مذمت اور قابل تعزیر جرم قرار دیا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (النور ۲۴:۱۹)۔ "بے شک جن لوگوں کو یہ پسند ہے کہ اہل ایمان میں فحاشی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے"۔

۹۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو اپنے قلب و نگاہ کو پاک رکھنے، اپنی وضع قطع، طور اطوار، نشست و برخاست اور چال چلن اس انداز سے رکھنے کا حکم دیا کہ اس سے پاکبازی مترشح ہو اور کسی بیمار دل میں کسی طرح کی ہوس پیدا نہ ہو۔ "اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلیں تو اپنی چادر لٹکا لیا کریں" (الاحزاب ۳۳:۵۹)۔

اس سلسلے میں قرآنی ہدایات کے لیے ان آیات کا مطالعہ کریں: النور ۲۴:۳۰، الاحزاب ۳۳:۳۲، المومن ۴۰:۱۹۔

۱۰۔ عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے تمام تر انتظامات کرنے کے بعد اس امر کی گنجایش بہت کم رہتی ہے کہ لوگ جنسی بے راہ روی کا شکار ہوں یا معاشرے میں آوارگی اور بے حیائی کا چلن عام ہو جائے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی بدکاری کا ارتکاب کرتا ہے تو بدکاری کا ارتکاب کرنے والی عورت اور مرد دونوں کے لیے کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔

"بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو۔ اگر تم خدا اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو تمھیں ان پر ہرگز ترس نہیں آنا چاہیے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو" (النور ۲۴:۲)۔

۱۱۔ خواتین کا احترام مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے اور ان پر لگایا گیا الزام نہ صرف ان کی زندگی برباد کرنے کا باعث ہوتا ہے بلکہ ان خواتین کی اولاد کی صحت نسبت کے بارے میں بھی شک و شبہ پیدا کرتا ہے، اس لیے ایسے الزام عائد کرنے والوں کی الگ سے سزا مقرر کی گئی۔

"جو لوگ پاکباز عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ بدکردار ہیں"۔

سو عزت و آبرو اور ناموس کو لاحق ہونے والے ضرر کے ازالہ کے لیے قرآن حکیم نے مکمل قانون دیا ہے۔

تحفظ دین

اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کی ہدایت کا اہتمام فرمایا۔ جو صداقت حضرت آدمؑ علیہ السلام کے دور سے شروع ہوئی اس کی حقیقت کبھی نہیں بدلی۔ اس کے ضروری

اجزا (توحید' رسالت اور معاد) ہر دور اور ہر زمانہ میں محفوظ رہے۔

تمام انبیا کرام دین کے تحفظ کے لیے مبعوث کیے گئے۔ دین کی اس اہمیت کے باوجود کہ قرآن حکیم نے صراحت سے کہا ہے: وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (آل عمران ۳:۸۵) "جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین اختیار کرے گا تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا"۔ اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ دین کی اشاعت' دعوت و تبلیغ کے ذریعے ہو کسی فرد کو زبردستی دین قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ارشاد ربانی ہے: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (البقرہ ۲:۲۵۶) "دین کے بارے میں زبردستی نہیں ہے"۔

دین کی تفہیم کے لیے قرآن حکیم نے آفاق و انفس سے بے شمار دلائل دیے ہیں جن سے توحید باری تعالیٰ' حقانیت' نبوت و رسالت اور امکان معاد پر سیرحاصل روشنی پڑتی ہے۔ اسی کو قرآن کہتا ہے: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (حم السجدہ ۴۱:۵۳)۔ "عنقریب ہم ان کو خارج کی دنیا میں اور نفس انسانی کے اندر ایسے حقائق سے آشنا کریں گے جن سے ان پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن حکیم سچی کتاب ہے"۔

نظریات کے تحفظ کے لیے دوگونہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ نظریات کا پرچار' ۲۔ ان کے مقابلے میں پیش آمدہ چیلنجوں کا مقابلہ۔

چنانچہ دین جو ابدی حقائق پر مشتمل نظریات کے مجموعے کا نام ہے اس کے تحفظ کے لیے ان دونوں امور کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

نظریات کی دعوت و تبلیغ کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا کہ پوری امت مسلمہ اسلامی افکار کی تبلیغ کو اپنا مقصد تخلیق سمجھتے ہوئے انجام دے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (آل عمران ۳:۱۱۰) "تم بہترین امت ہو جسے اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ اچھی باتوں کا حکم دو' برائیوں سے روکو اور اللہ پر ایمان لاؤ"۔

لیکن نظم و نسق کا اصول یہ ہے کہ جب کوئی کام سب کے سپرد کر دیا جائے تو اس امر کا امکان ہوتا ہے کہ کوئی بھی نہ کرے اور ہر شخص یہ سوچے کہ شاید دوسرا اسے انجام دے دے گا۔ اس لیے اس امکان کو ختم کرتے ہوئے ضروری قرار دیا کہ ایک جماعت اس کام کے لیے مختص ہونی چاہیے۔ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران ۳:۱۰۴) "تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے' اچھے کاموں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے"۔

دوسری طرف تحفظ دین کے لیے قتال مشروع قرار دیا گیا۔ جب خارجی طور پر دین کو خطرات لاحق ہوں یا کچھ قوتیں عام لوگوں کے دین قبول کرنے کی راہ میں حارج ہوں اور دین کو ختم کرنے کے درپے ہوں تو

انھیں راہ سے ہٹانا اسی طرح ضروری ہے جیسے انسانی بدن کے کسی ایک حصے کو آپریشن کے ذریعے کاٹ پھینکنا ضروری ہوتا ہے جو خود اس حد تک گل سڑ گیا ہو کہ اس کے صحت یاب ہونے کی کوئی امید نہ ہو اور اس کی وجہ سے بدن کے دوسرے حصوں میں زہر پھیلنے کا امکان ہو۔

تحفظ عقل

انسان محض عقل کی وجہ سے دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے۔ انسانی عقل جزئی واقعات سے کلیات اور فارمولے بناتی ہے اور یہ معلومات ایک نسل دوسری نسل کو منتقل کرتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ انسانی تمدن مسلسل ارتقا پذیر ہے۔

انسانی عقل کے تحفظ کے لیے قرآن حکیم نے یہ اہتمام کیا ہے کہ انسان کو حصول علم کی طرف متوجہ کیا جائے۔ چنانچہ جو پہلی وحی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس میں ایمان لانے کا مطالبہ نہیں کیا گیا بلکہ قرآن نے سب سے پہلا حکم یہ دیا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۔ (العلق ۹۶:۱-۵) "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا' انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا' پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا' انسان کو نامعلوم حقائق سے آشنا کیا"۔

ان ابتدائی پانچ آیات میں تین بنیادی امور کی طرف انسان کو متوجہ کیا گیا:

۱۔ جو کچھ اس سے پہلے لکھا گیا ہے اسے پڑھے۔
۲۔ جو نئی باتیں اس نے سیکھی ہیں انھیں آیندہ نسل کے لیے لکھ لے۔
۳۔ معلوم حقائق کے ذریعے نامعلوم حقائق کی دریافت کرے۔

لکھنا' پڑھنا اور تحقیق یہی وہ تین چیزیں ہیں جو انسانی عقل کو جلا بخشتی ہیں۔ علم ہی ایک ایسا امتیازی وصف ہے جس کی بدولت آدم کو خلافت ارضی کی خلعت نصیب ہوئی اور علم نے ہی انسان کو اس قابل بنایا کہ وہ کائنات کی تسخیر کر سکے۔

عقل انسانی کے تحفظ کے لیے سلبی اہتمام یہ کیا گیا کہ ایسی تمام اشیا کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا جن سے عقل انسانی پر پردہ پڑ جائے اور وہ کام کرنا چھوڑ دے۔ ارشاد نبویؐ ہے: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔ (ابوداؤد)

۸۔ معقولیت

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عقل کے ذریعے دوسری مخلوق سے ممیز کیا اور انسان کو مکلف بنایا۔ گویا انسان کو احکام الٰہی کی بجاآوری کی ذمہ داری اس وجہ سے دی گئی کہ یہ عقل و خرد رکھتا ہے' صحیح اور غلط میں امتیاز کر سکتا ہے' نفع اور نقصان جان سکتا ہے اور اچھائی اور برائی میں فرق کر سکتا ہے۔ جب اللہ کا انسان سے

خطاب محض اس وجہ سے ہے کہ وہ عقل و خرد کی حامل مخلوق ہے تو اس کا لازمی تقاضا ہے کہ خطاب خداوندی سراسر مطابق عقل ہو تاکہ اس کی صحت جاننے میں انسان کو دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں جب بھی اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی تو اس نے محض عقلی اور استدلالی بنیادوں پر انسانوں سے خطاب کیا اور اپنی صداقت منوانے کے لیے منطقی، آفاقی، انفسی، تاریخی اور سائنسی دلائل دیے اور کبھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ بے سوچے سمجھے وحی کی صداقت کو تسلیم کرلیا جائے۔

اس بات کا فیصلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی صحیح اور سچی تشریح کو پرکھنے کے لیے کوئی اصول وضع کریں اور اس کی کوئی خصوصیات معین کریں۔ اس کے بعد ہم آسانی سے کہہ سکیں گے کہ اسلام کی جو تشریح ان اصولوں کے مطابق ہے یا ان خصوصیات سے بہرہ ور ہے، وہی صحیح ہے اور باقی سب غلط ہیں۔

خوش قسمتی سے قرآن ہمیں خود بتاتا ہے کہ قرآن کی صحیح اور سچی تشریح کی علامات اور خصوصیات کیا ہوتی ہیں اور انھیں کیونکر پرکھا جا سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں کثرت سے اختلاف ہوتا۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء ۴:۸۲) "اگر قرآن غیراللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس کے اندر بیانات کا اختلاف پاتے"۔

بیانات کے اختلافات ہمیشہ عقلی اختلافات ہوتے ہیں کیونکہ عقل ہی ان کو معلوم کرتی ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ اس آیت میں اختلافات سے مراد عقلی تضاد ہے۔ گویا قرآن حکیم نے بتایا ہے کہ اس میں عقلی اور منطقی تضاد نام کی کوئی شے نہیں ہے۔ وہ ایسی صداقتوں کی تعلیم دیتا ہے جو عقلی طور پر ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔

اسلامی احکام تمام تر حکمت و دانش کے ساتھ وابستہ ہیں۔ قرآن حکیم کی آیت: وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (البقرہ ۲:۲۶۹) "اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے" اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ دین کی سمجھ ایک ایسی اہم چیز ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں کوئی مصلحت اور حکمت نہیں ہوتی۔ شریعت کی پابندی کا مقصد محض بندے کی اطاعت شعاری کا امتحان ہے اور بس۔ لیکن شاہ ولی اللہ جنھوں نے اسرار شریعت کو اپنا خاص موضوع تحقیق بنایا ہے اس سے انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خیال غلط ہے۔ سنت اور خیر القرون کا اجماع اس خیال کو غلط قرار دیتے ہیں۔

قرآن حکیم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم نے اپنے خطاب کی بنیاد ہی عقل کو بنایا اور احکام الٰہی انھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو عاقل ہیں۔ قرآن حکیم نے تمام اسلامی احکام کو عقلی حوالوں اور منطقی دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی ہے مثلاً توحید کا عقیدہ وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین کی تمام عمارت کی بنیاد کھڑی ہے اور اس عقیدے پر کسی طرح کی کوئی مفاہمت ممکن نہیں۔ اس کے باوجود

قرآن حکیم نے اس عقیدے کی تفہیم کے لیے ہر طرح کے عقلی دلائل دیے۔ یہاں تک کہ اس فرضیہ کا کہ اگر کائنات میں ایک سے زائد خدا ہوں' تجزیہ کیا اور بتایا کہ اسے درست ماننے کی صورت میں نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔

قرآن حکیم نے تفکر' تدبر اور تعقل کی بار بار دعوت دی۔ ایک ذرے سے لے کر آفتاب تک کائناتی امور کے مشاہدے کا حکم دیا۔ اجرام فلکی جس خاموشی اور تیز رفتاری کے ساتھ آسمانوں پر اپنے مقررہ راستوں پر رواں دواں ہیں' بارش سوکھی زمین کی پیاس بجھانے کے لیے برستی ہے' جہاز جو سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے گزرتے ہیں اور انسانوں کی بہبود کی اشیا سے لدے ہوئے ہیں' کھجور کے درخت اپنے سنہرے پھل سے جھکے پڑے ہیں' کائنات کی یہ تنظیم کیا پتھر کے خداؤں کا کارنامہ ہو سکتا ہے؟ اگر یہ سب کچھ ایک قادر و قیوم ذات کی تخلیق ہے اور اس نے اسے بے مقصد نہیں پیدا کیا تو کیسے ممکن ہے کہ اس نے انسانوں کو جو احکام دیے وہ بے مقصد ہوں' ان کے پیچھے کوئی حکمت و دانش نہ ہو' ان میں باہمی کوئی ربط و تنظیم نہ ہو۔ ان میں منطقیت اور معقولیت عنقا ہو۔ ارشاد ربانی ہے: وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ۔ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (الدخان ۴۴:۳۸-۳۹) "ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے' کھیل تماشے کے لیے پیدا نہیں کیا۔ ہم نے انھیں حق کے ساتھ تخلیق کیا ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے"۔

داخلہ برائے ایف اے ' ایف ایس سی
23 جولائی سے شروع
مضامین، پری میڈیکل، پری انجینئرنگ، جنرل سائنس اور آرٹس

☆ تعلیم کے ساتھ تربیت کا منفرد ماحول
☆ این۔ سی۔ سی کی سہولت
☆ ہاسٹل کی سہولت
☆ سائنس مضامین کی تدریس بذریعہ پروجیکٹر
☆ قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما
☆ کشادہ اور شاندار کیمپس
☆ انفرادی توجہ اور مشاورتی رہنمائی

منفرد سکالر شپ سکیم
650 سے زائد نمبر لینے والے طلباء کے لیے خصوصی وظائف

نوٹ: امسال آئی کام کی کلاسیں بھی متوقع ہیں۔

منصورہ ماڈل ڈگری کالج (لاہور بورڈ سے الحاق شدہ)
وحدت روڈ' نزد چونگی ملتان روڈ' لاہور۔ فون: 5220428, 5419324